تھی۔'' ❶

اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے شیر، بہادر، اسد اللہ، ابو عمارہ، ابو یعلی، قریشی، ہاشمی، مکی، مدنی، بدری، شہید اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور آپ کے رضاعی بھائی تھے۔'' ❷

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں شریح بن ہانی سے باسند بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

((أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ)) ❸

''میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تو وہ فرمانے لگیں: ''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے۔'' ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔''

ایک دوسری روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ یوں ہیں:

---

❶ الاستيعاب حاشية الاصابة: ١/ ٢٧١.

❷ سير أعلام النبلاء: ١/ ١٧٢.

❸ صحيح مسلم، الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين، ح: ٢٧٦.

((ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ)) ❶

''علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، وہ اس مسئلے کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔''

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اور قاضی اسماعیل بن اسحاق رحمتہ اللہ علیہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کسی بھی صحابی کے فضائل میں اچھی سندوں والی اتنی روایات مروی نہیں جتنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مروی ہیں۔''

امام نسائی رحمہ اللہ سے بھی اسی قسم کے الفاظ منقول ہیں۔ ❷

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''حسن بصری رحمہ اللہ سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمانے لگے: ''اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف مہلک تیر تھے، اس امت کے ربانی عالم تھے، صاحب فضیلت اور سابقین اولین میں شامل تھے، رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے، اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سستی کے قائل نہ تھے اور نہ اللہ کے دین میں کسی ملامت کی پروا کرنے والے تھے، اللہ کے مال میں خیانت کا تصور تک کرنے والے تھے، آپ نے اپنی تمام صلاحیتیں قرآن مجید کے لیے وقف کر رکھی تھیں اس لیے قرآن سے جی بھر کر فیض یاب تھے۔ او نادان! یہ شان ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی۔'' ❸

---

❶ صحيح مسلم، الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين، ح: ٢٧٦.

❷ الاستيعاب حاشية الاصابة ٣/٥١.

❸ الاستيعاب حاشية الاصابة: ٣/٤٧.